

لکھے ہیں۔ صحیفہ کے یہ خاص نمبر غالبیات میں ایک قابل قدر اضافہ ہیں۔

قیمت: حصہ اول دس روپے ۵۰ پیسے۔
حصہ دوم دو روپے

رجحان سہ ماہی

رجحان کا یہ پہلا شمارہ ہے۔ جو کراچی سے اپریل سے نکلا شروع ہوا ہے۔ اس کے میرزا علی مشہور اہل تلم محدث ہادی حسین صاحب ہیں۔ رسالے کے اجر اکے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ رجحان زیادہ تر جدید اور معاملاتی ادب کی آئینہ داری کرے گا۔ زیرنظر شمارہ میں اس سلسلہ کے کئی ایک مضمون شامل ہیں۔ آخران الصفا، ابن باجہ اور جدید عربی شاعری پر بڑے اچھے مضمون ہیں۔ غالب کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر دلچسپ فخر ہے۔ رجحان کا یہ پہلا پرچہ ہے۔ امید ہے دقت کے ساتھ ساختی اور ترقی کرے گا۔ اور اس کی کتابت دطباعت بھی بہتر ہو جائے گی۔ قیمت فی پرچہ : ۳ روپے۔

ملنے کا پتہ، میسرز کریم سائز۔ کلے ٹن روڈ۔ کراچی۔

دیوان برہمن

مغل شہنشاہ شاہ جہاں کے دور کے مشہور شاعر اور انسانیگار (ملشی) چندر بھان برہمن کا یہ "دیوان پارسی" ہے، جو تصحیح و تختیبات و مقدمہ، انڈاکٹر محمد عبدالحمید فارانی رئیس شعبہ فارسی دارود فرستگ (نقافت) اسلامی گجرات کالج (احمد آباد، بھارت) سے شائع کیا گیا ہے۔ فارسی متن کے ساتھ صفحے کا انگریزی زبان میں ایک ضمیمہ ہے، جس میں شاعر کے تاریخی خدماء اس کے حالاتِ زندگی اور اس کی تصنیفات پر علمائے بحث کی گئی ہے۔ اور برہمن کی شخصیت اور اس کی ادبی اور شاعرانہ خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

چندر بھان برہمن محض ایک شاغرد ادیب نہ تھے۔ بلکہ وہ مغل سلطنت کے اہم عہدے دار بھی تھے جس کے ذرہ زیادہ تر وقاریع نگاری اور ملشی کے فرائض تھے۔ اور شاید ایک آدھ بار انہوں نے "ڈپلومیٹ" کی خدمت بھی انجام دی۔ انہوں نے کوئی چالیس سال پہلے مغل سرداروں اور پھر خود شاہ جہاں کے دربار کی ملازمت میں گذارے۔ انکی تمام عرصے میں ان کی شاعری اور انسانی پروپریتیاں بھی جاری رہیں اور انہوں نے دیوان پارسی

کے علاوہ ”چہار چین“ جیسے نشری شاہ کار بھی یادگار چھوٹے ہیں۔

برہمن کا وطن مولود سر زمین لاہور ہے۔ ملازمت سے علیحدہ ہونے کے بعد وہ مقیرہ چنانکیسا دراس سے ملحقہ ہاگر کے بگان اقر ہوتے اور اسی خدمت کے دران ان کا انتقال ہوا۔ یہ ادنگ زیب عالمگیر کا زمان تھا۔ مرتب کا خیال ہے کہ عہد عالمگیر کے چھٹے سال (۱۹۴۳ء تک) وہ زندہ تھے۔

مغل دور حکومت میں سلانوں اور ہندوؤں کے اوپر کے تعلیمی افتخار اور تہذیب و شاستری سے بہرہ مند حکمران ہنگامے کے آپس کے میل جوں سے جو جامع اور سمعت مند شفاقت ترکیب پذیر ہوتی تھی، چند رجحان برہمن اس کے مثالی نمونوں میں سے شمار کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے برہمن خاندان کے ایک فرد کی حیثیت سے ہندی اور سنسکرت پڑھی۔ پھر فارسی کی تحصیل کی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ وہ اپنے بیٹے کو ایک خط میں فارسی کے شاہ کا اخلاق ناصری، اخلاق جلالی اور گلستان دبوستیاں پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور اسی خط میں اُسے بتاتے ہیں کہ کیس نے جوانی میں فارسی کے کن کن شعرا اور مصنفوں کو پڑھا تھا اور اُسے بھی انہیں پڑھنا چاہیے۔ مزید براں برہمن نے خوش خطی بلطف اپنے کے سیاہی تھی اور وہ نشتعلیت اور شکستہ خط دنوں پڑے اچھے لکھتے تھے۔ اس کے علاوہ، وحدت الوجود کو مانتے تھے اور مشریق صلح کل تھے۔ اور اپنے عقیدے میں رانج المذاہب ہندو تھے۔

برہمن کی شاعری کا سب سے نمایاں معنوی وصف ان کا وحدت الوجود اور صلح کل کا مسئلہ ہے۔ دیوان کا پہلا شعر ہے:-

اے برتر از تصویر و دہم دگمان ما
اے درمیان ما و بردن از میان ما

اسی مضمون کے دوسرے شحر ملاحظہ ہوں :-

بانی خانہ دی خانہ و بیت خانہ یکیست
خانہ بسیار دلی صاحب ہر خانہ یکیست

تو ہر جائی، دلی ہر کس بجائے خویش سے جوید
تدارک عبہ جوید شخ و در خانہ برہمن ہم

برہمن نے پنے وطن مولود لاہور کی بڑی تعریف کی ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:.... مسلم و
منتشر ایں نیاز مند شہر وارسلطنت لاہور است...”。 پھر لکھتے ہیں:۔۔۔ شہر جنت نظیر فلادیما
(باتی برصغیر ۶۰)